ان کو ٹی۔ بی کے مرض نے دبوچ لیا تھا۔ جب مرض آخری درجہ پر جا پہنچا تو قرابت داروں میں سے حضرت صاحب قبلہ کی ہی ذات تھی جو سب سے زیادہ ان پر توجہ دیتی۔ آپ نہایت ہمدردی سے ان کی خبر گیری کرتے تھے۔ رمضان شریف کے دن تھے کہ ان پر مرض کا سخت حملہ ہوا۔ آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور میاں رحیم اللہ کے ساتھ بستر پر لیٹ گئے آپ ان سے لپٹ گئے اور خوب توجہ فرمائی آپ کی توجہ خصوصی کا یہ نتیجہ نکلا کہ ان کا قلب جاری ہو گیا اور وہ ذکر و فکر میں محو ہو گئے۔ آدھی رات کے وقت اسی حالت میں ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ عورتوں نے رونے کی کوشش کی تو آپ نے سخت ڈانٹ پلائی اور فرمایا "اللہ کی رضا تھی سو وہ پوری ہوئی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہے روزہ داروں نے سحری کے وقت کھانا کھانا ہے اگر رحلت کی بات اسی وقت نکل گئی تو محلہ دار کھانا نہیں پکا سکیں گے۔ لہٰذا خبردار! کوئی آواز مت نکالے"۔

صبح ہوئی۔ آپ نے نماز باجماعت ادا فرمائی اور چادر پر درود شریف پڑھنے کے بعد نمازیوں سے فرمایا "میاں رحیم اللہ رحلت فرما گئے ہیں۔ انہیں باہر قبرستان لے چلیں" لوگ بڑے حیران ہوئے اور سب میاں رحیم اللہ کے ہاں چلے گئے۔ حضرت صاحب قبلہ نے رات ہی رات میں میت کو نہلا کر کفن پہنا دیا تھا۔ حضرت صاحب قبلہ نے بیماری کے دنوں ان کی خبر گیری کے بعد آخری لمحات میں تلقین فرما کر ان کی عاقبت بھی سنوار دی۔ حقوق العباد کا آپ کو اس قدر خیال تھا کہ رمضان شریف میں ہمسایوں کی تکلیف کے پیش نظر میاں رحیم اللہ مرحوم کی فوتگی کو اخفا میں رکھا مبادا انہیں وہ رحلت کا سن کر کھانا پکانے سے احتراز کریں اور انہیں روزہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اٹھانا پڑے۔

سرکار میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چچا حافظ میاں حمید الدین صاحب مرحوم و مغفور بھی رحلت سے کچھ دن پہلے حالت جذب و سکر میں فرمایا کرتے "شیر محمد نے میرے لیے جنت الفردوس میں بہترین مکانیت کا انتظام کر دیا ہے" اور یہ اصرار کرتے کہ حضرت

حدیثِ دلبراںؒ

سوانح حیات

اعلیحضرتؒ میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوریؒ

مؤلفہ

حاجی فضل احمدؒ مونگہ شرقپوریؒ

مولانا عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں
ابوبکر نے میری ذات کے لئے قربانی کی غار
ثور میں تین دن میرے بدن کے ساتھ ننگا
بدن لگا کر لیٹا رہا استغفراللہ اور سیرت
رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا
ہے جو بریلوی علماء کی کتاب ہے حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ نے اپنی شلوار پھاڑ
کر غار ثور میں سوراخوں کو بند کر دیا
تھا کیا یہ گستاخی پیغمبر نہیں استغفراللہ
استغفراللہ بریلوی علماء صرف علماء دیوبند
کے خلاف بھونکتے ہیں

8:46 am

جلال کو دیکھ کر سوائے میری محبت کے اور کچھ نہیں سمجھ سکتیں اس لئے جب میں کہتا ہوں
کہ ابوبکر کو امامت اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے مقرر کر دو اپنے اجتہاد
اس کو امامت سے نہ روکو میں نے ابوبکر کو ہی امامت کی سجادگی پر مقرر کرنا ہے
وہی جماعت کرائیں گے حضرت عمر یا عثمان یا علی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میری
موجودگی میں امامت کے مصلے پر کھڑے نہیں ہو سکتے امامت پر وہی کھڑا ہوگا جو
سے پہلے جس نے میرا کلمہ پڑھا کفار مکہ کی منبری چھوڑی میری غلامی اختیار کی مارں
کھائیں لیکن ایمان کو نہیں چھوڑا سب سے پہلے میری معیت میں ہجرت کی میری خا
سب سے پہلے ابوبکر کا مال خرچ ہوا کنواری لڑکی ابوبکر نے میری نذات کے لئے
کی غار ثور میں تین دن میرے بدن کے ساتھ ننگا بدن لگا کر لیٹا رہا میں نے سفر
اس نے سفر کیا میں نے آرام کیا تو اس نے میرا پہرہ دیا میں نے کھایا تو اس نے کھایا
ورنہ بھوکا رہا میں نے پیا تو اس نے پیا ورنہ پیاسا رہا لہٰذا اب میرے مصلے پر میری
موجودگی میں وہی کھڑا ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہتیرا عرض کر
رہیں کہ حضور میرا باپ آپ کا بڑا مشتاق ہے وہ یہ حوصلہ نہیں کرے گا لیکن اپنے
صواحبات یوسف فرما کر خاموش کرا دیا کہ تم صرف محبت تک محدود ہو میں اس
کو اچھی طرح جانتا ہوں آپ کا خیال تھا کہ اگر آج میں نے کسی اور کو اگر اپنی موجودگی
اپنے مصلے پر کھڑا کر دیا تو خلافت اس کی بن جائے گی اس لئے آج میرے مصلے پر وہی
کھڑا ہو سکتا ہے جو میرے بعد امامت و خلافت کی سجادگی کرے گا اس لئے مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ کو محبت سے خاموش کرایا
اپنی محبت سے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی امامت کے مصلے پر کھڑا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ
مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ
كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ
یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۠

مِقیاسُ الخِلافہ

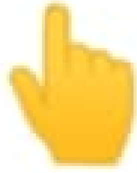
فی بیان

الرِّسالۃ والخِلافۃ

حصّہ اوّل



خادِمِ محمد عمر اسٹ دارالمقیاس اچھرہ لاہور



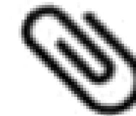
11:48 am

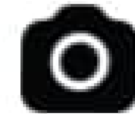
میاں شیر محمد شرقپوری نے کتے کو جو
گلے لگایا تھا جو ٹانگیں اٹھا کر کھڑا ہوا تھا
اس کتاب کا حوالہ

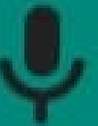
11:49 am



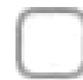
Type a message













ہوں۔ اور پانی پی لیا۔

ایک روز آپ نے فرمایا۔ کہ میں لاہور سے شہر قصور آرہا تھا۔ جب کشتی سے اترا۔ تو سامنے ایک کُتّا دو نو[1] ٹانگیں اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔ اور زبان حال سے کہہ رہا تھا۔ کہ مجھے گلے لگا لو۔ میں نے اسے گلے لگا لیا۔

(بندہ) مؤلف ناظرین کو یہاں اعتراض پڑا ہو گا جس کیلئے مثال لکھتا ہوں۔

(مؤلف) حضرۃ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں آپکو ایک کُتّا ملا جس سے آپ نے دامن بچایا۔ کُتّے نے زبان حال سے کہا۔ اے بایزید رح میں سوکھا ہوں۔ میرے ساتھ اگر کپڑا لگ جاتا۔ تو تو پلید نہ ہوتا۔ تیری آستی کی جو پلیدی ہے اگر اس پر ساتوں دریا بہ جائیں۔ تو یہ پاک نہ ہو گی۔ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا۔ تیرا ظاہر پلید ہے۔ اور میرا باطن پلید ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ تیرے ساتھ رہوں۔ تاکہ میرا باطن پاک ہو جائے۔ کُتّے نے جواب دیا۔ اے بایزید رح تو میرے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ میں صابر درویش ہوں۔ تیرے گھر میں ایک مٹکا گندم کا بھرا ہوا ہے۔ اور لوگ آپ کو سلام کرتے ہیں۔ اور مجھے دیکھ کر دھتکارتے ہیں حضرۃ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر حیران ہو گئے

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باوجود علو شان کے ایک نصرانی عورت کی ٹھلیا سے وضو کیا تھا۔ اور وہ پاک لوگ کھانے کے بعد چکنائی وغیرہ دور کرنے کے لئے ہاتھ کی انگلیاں نہ دھوتے۔ بلکہ تلووں سے پونچھ لیا کرتے تھے۔ اور مسجد میں نماز بھی بغیر فرش کے پڑھتے تھے۔ اور سفر میں راستہ بھی اکثر پیدل چلتے۔ جو شخص زمین پر بغیر کچھ بچھائے لیٹ جاتا۔ اُسے عزت کی نظر سے دیکھتے۔ اور باخدا سمجھتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و دیگر اصحاب صفہ کا قول ہے۔ کہ ہم گوشت بھنا ہوا کھاتے۔ اور اگر تکبیر نماز ہو جاتی۔ تو انگلیوں کو کنکروں میں مل دیتے۔ اور نماز میں شامل ہو جاتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم رومال کو نہ جانتے تھے ہمارے رومال ہمارے پاؤں کے تلوے ہوتے تھے۔ جب کوئی چکنی چیز کھاتے۔ تو تلوے سے ہاتھ صاف کر لیتے ان باتوں سے معلوم ہوا ہے۔ ان لوگوں کی توجہ باطن کی لطافت اور پاکیزگی کی طرف ہوتی تھی۔ اور

[1] سنا گیا تھا کہ بعض احباب نے ایسے واقعات کے نکال دینے کا مشورہ دیا۔ لیکن میری عاجزانہ گزارش یہ ہے۔ کہ یہی واقعات اصل کتاب کی جان ہیں۔ جن کے لئے میرے جیسے بے اصل آدمیوں کے دل تڑپتے ہیں۔ کوئی اپنی طہارت اور اپنا تقویٰ لئے بیٹھا ہے۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست۔ لیکن درحقیقت دیکھا جائے۔ تو یہ کفر عین اسلام ہے۔

خوف شریعت نہ ہوتا۔ تو وہ کچھ لکھتا۔ جو لکھنے سے باہر ہے اور جو شریعت حقہ کے وجود سے بھی جو ستر ہے۔ یہ دنیاوی لباس ہے۔ ورنہ اللہ میں بھلا کیا کچھ نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

خزینۂ معرفت

المسمّٰی

تذکرۂ عاشقِ ربانی شیرِ یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر زبردست اسکی سطوت کے مقابل زیر ہے

یہ کوئی شاید محمد کا بہادر شیر ہے

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوۃ الواصلین شمس العاشقین عارف اکمل عالم باعمل مجسمہ ہدایت چشمہ ولایت غوث ربانی جنید زمانی شیر یزدانی محی الملت والدین حضرت مولینا مولوی قبلہ وکعبہ میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اعلی اللہ مقامہ قدس سرہ العزیز

مؤلفہ

عالمِ لدنی واقفِ حقیقت ماہرِ طریقت یارِ غار حضرت مولینا و مرشدنا قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ حضرت مولینا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی مدظلہ العالی سلمہ اللہ تعالیٰ

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

محمد و نصلی علی حبیبہ الکریم

فقال عمر رضي الله عنه يا ليتني كنت كبش أهلي سمنوني ما بدا لهم حتى إذا كنت كأسمن ما يكون زارهم بعض من يحبون فذبحوني لهم فجعلوا بعضي شواء وبعضه قديدا ثم أكلوني ولم أكن بشرا

شعب الإيمان - أحمد بن الحسين البيهقي - ج 1 ص 485

جناب عمر بھی کہتا تھا :کاش میں گھر میں ایک موٹا مینڈھا ہوتا اور گھر والے میرے بدن کے بعض حصوں کو کباب بنا کر اور بعض حصوں کو خشک کر کے کھالیتے اور پھر پاخانے کی شکل میں باہر آتا اور میں انسان ہی خلق نہ ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حاجزی و انکساری کے الفاظ
کیا بریلوی حضرات ان پر بھی اعتراض کریں گے کیونکہ یہ اعتراض شیعہ اصحاب پیغمبر پر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بارے میں ایسے ایسے الفاظ بولے ہیں شیعوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بریلو [illegible] Message copied ے میں ایسے اعتراض کرتے ہیں

احسن میاں کے شہر کا تاریخی پس منظر

از:- ڈاکٹر محمد حسن قادری، بریلی شریف

ہندوستان کے تہذیبی، تمدنی اور مذہبی سرمایہ میں شہر بریلی دنیا میں منفرد و یکتا مقام رکھتا ہے۔

سرزمین بریلی شریف خانقاہوں اور مزاروں کی کثرت، صوفیائے کرام و اولیائے کرام کی عظمت اور ان کے مریدوں اور عقیدت مندوں کی عقیدت و محبت کی وجہ سے بریلی کو مدینۃ الاولیاء بھی کہا جاتا ہے۔حضرت جلال الدین شاہدانہ ولی کا مزار شریف، خانقاہ نیازیہ میں شاہ نیاز احمد (خواجہ قطب) نو محلہ میں حضرت سید معصوم ترمذی پیر و مرشد حافظ رحمت خاں، سید احمد عرف شاہ جی بابا اور آپ کی اولاد، شہنشاہ ناصر میاں، حضرت مولانا شاہ محمد بشیر میاں (گلاب نگر)، سید شاہ حبیب میاں، سید نجم الدین (جھاڑ جھوڑا صاحب) بابا شاہ مستان صاحب، شاہ عبد الرزاق صاحب وغیرہ کے مزارات تو رحمت کا سرچشمہ ہیں ہی اس پر فخر بالائے فخر یہ کہ اس سرزمین کو تاجدار اہل سنت مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا کی آخری آرام گاہ ہونے کا بھی فخر حاصل ہے۔آپ کی وجہ سے ہی بریلی کو بریلی شریف اور سنیت کا مرکز کہا جاتا ہے۔اس طرح بریلی تہذیب و تمدن کا گہوارہ ہی نہیں بلکہ علم و ادب و سنت کا مرکز بھی ہے، جس کو وطن کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

ہندوستان کی قدیم تاریخ میں بریلی کا علاقہ پانچال کے نام سے موسوم تھا جس کا مہابھارت میں ذکر ہے۔جس کی وسعت ہمالیہ پہاڑ سے دریائے چنبل تک تھی۔پانچال کا آہچھتہ دار السلطنت تھا جس کو آج کل مراد آباد کی حد سے چند میل کے فاصلہ پر پرگنہ سرولی ضلع بریلی میں رام نگر کہتے ہیں۔

۶۳۸ء میں ہوان سانگ چینی سیاح نے اس علاقہ کا سفر کیا اس وقت اس ملک میں شیلا دیتیہ کی حکومت تھی جو بودھ مذہب کا پیرو تھا۔ صد ہا سال کی مدت کے بعد راج پوت کی زور آوری کے زمانہ میں اس کو کٹھیر کے نام سے پکارا جانے لگا۔۱۱۹۴ء تک کٹھیر میں ہندوؤں کی بلا شرکت غیرے حکومت رہی۔سب سے پہلے کٹھیر یا ٹھاکر جگت سنگھ نے موجودہ بریلی سے پورب کی سمت ۱۵۰۰ء میں موضع جگت پور آباد کیا جو آج بھی بریلی کا معروف محلہ ہے، پھر اس کے ستائیس (۲۷) سال بعد ٹھاکر جگت سنگھ کے دو بیٹوں بانس دیو، برل دیو نے ۱۵۲۷ء میں موجودہ بریلی کی بنیاد ڈالی ان دونوں بھائیوں کی نسبت سے اس شہر کا نام بانس بریلی مشہور ہوا۔اتفاق سے بریلی بانس کے جنگلوں کے لیے بھی مشہور ہو گیا تھا اس لیے اس کا نام بانس بریلی ہو گیا۔۱۵۷۷ء میں بریلی صدر مقام ہو گیا۔اکبر نے حکیم عبد الملک شیرازی کو بریلی کا پہلا ناظم مقرر کیا، مرزائی مسجد، مرزائی باغ، مرزائی محلہ عہد اکبری و نظامت عین الملک شیرازی کی یادگار ہیں۔جن میں مرزائی مسجد محلہ گھیر جعفر خاں میں موجود ہے جو عین الملک کے اہتمام میں ۱۵۷۰ء میں تعمیر کی گئی یہ بریلی میں پہلی مسجد ہے۔عہد اکبری کی ایک جلیل القدر شخصیت حضرت شاہ دانا ولی ہیں جنہوں نے حمایت حق کا فریضہ انجام دیا۔شہنشاہ اکبر کا دور الحاد و بے دینی کا دور تھا اس نے دین الٰہی مذہب ایجاد کیا۔حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی اور مجدد الف ثانی نے شہنشاہ اکبر کے ایجاد کردہ مذہب کے خلاف قلمی و لسانی جہاد کیا لیکن شاہ دانا ولی نے اکبر کی بے دینی کے خلاف جہاد بالسیف کیا۔اکبر کے گورنر عین الملک نے شاہ دانا کا مقابلہ کیا، شاہ دانا نے سنت حسینی پر عمل کیا اور اکبر کی باطل قوت سے مقابلہ کرتے ہوئے ۱۵۸۲ء کو جام شہادت نوش کیا۔جہانگیر کے



حضرت احسن میاں کی رسم سجادگی
کی ادائیگی کے موقع پر خصوصی شمارہ

رسم سجادگی نمبر

ماہنامہ

اعلیٰ حضرت

بریلی شریف

گھبرانا مت، میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں، جب کبھی اور جہاں کہیں میری مدد کی ضرورت پڑے تو فوراً بتانا ---- (امین ملت)

ان (احسن میاں) کی کارکردگی کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ سرکار مفتی اعظم ہند کا دور پھر سے لوٹ آئے گا (رفیق ملت)

تمام عالم سنیت کو حضرت احسن میاں کی سجادگی مبارک ہو!

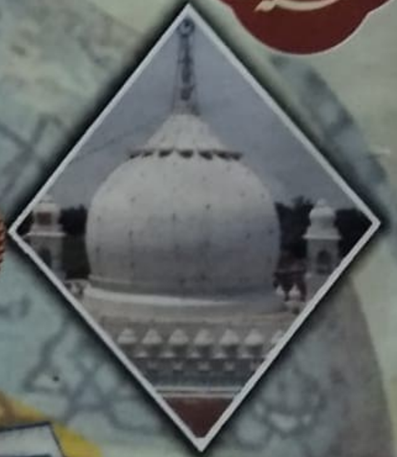
March 2015

ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ

تاج سجادگی









مدیر اعلیٰ

(مولانا) محمد سبحان رضا خاں ''سبحانی میاں''

ترتیب و پیش کش
محمد سلیم بریلوی

اپنے اہل وعیال کی ضرورتیں بھی پوری نہیں کر سکتے، جب کہ مقبول عام نعت خوان اور خطیب ایک ایک محفل میں اس سے زیادہ نذرانے سمیٹ کر لے جاتے ہیں، اس کا بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ ہمارے طلباء دینی مدرس بننے کے لئے تیار نہیں ہوتے، اسی لئے ہمارے مدارس سے اہل علم وفضل حضرات تیار نہیں ہوتے، اغیار کی عربی زبان میں کتابیں دس دس بیس بیس جلدوں میں چھپ رہی ہیں اور پوری دنیا میں پھیل رہی ہیں، جب کہ ہمارے ہاں عربی زبان میں ایک جلد کا چھاپنا بھی مشکل ہے اور اگر کوئی جرأت رندانہ سے کام لے کر چھاپ ہی دے، تو کوئی اسے خریدنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، حد یہ ہے کہ ہمارے بارے میں اغیار کو [illegible] یہ سب جاہل ہیں'' آخر ہم [illegible]

هم ان ''نان جویں'' پر گزارا کرنے والے مدرسین کی خدمت کرنے کے بارے میں نہیں سوچتے، ہمارا سرمایہ بزرگوں بلکہ مجذوبوں کے مزارات پر خرچ ہو رہا ہے، قوالوں اور نعت خوانوں پر نوٹوں کی بارش کی جاتی ہے، ہم صرف صوت اور صورت کو دیکھتے ہیں، ہم ڈھنگ اور آہنگ کو دیکھتے ہیں، ہم میلاد شریف، گیارہویں شریف کے نام پر سیوں دیگیں اور رنگا رنگ کھانے اور پھل تقسیم کر دیتے ہیں اور وہ بھی غرباء کو نہیں بلکہ مالدار دوستوں کو کھلا کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہم مستحق جنت ہو گئے ہیں۔

ہم نہیں سوچتے کہ:

○ —— ان تقریبات سے ہمارے اندر کیا انقلاب پیدا ہوا ہے؟

○ —— کتنا خوف خدا پیدا ہو رہا ہے؟

○ —— حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کا کتنا جذبہ پیدا ہوا ہے؟

○ —— کتنے باصلاحیت اور غریب طلباء کی امداد کر کے ان کا علمی سفر آسان کیا

فوری توجہ طلب چند اصلاحی مقالات کا مجموعہ

خدا کو یاد کر پیارے

تحریر: شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

مرتب: ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری

اسٹیٹ پوائنٹ

1- کلومیٹر رائیونڈ روڈ نزد پرائیڈ پبلک سکول [illegible] لاہور

اداریہ اتحاد اہلسنت وقت کی ضرورت......!!! مگر کیسے......؟؟

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، عالمی مبلغ اسلام پیر طریقت وشریعت حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ تسلیم رضا خان بریلوی مدظلہ العالی نے اپنے دو روزہ دورۂ حیدرآباد 5 اور 6 جنوری 2017ء کو حیدرآباد کے مختلف مقامات پر خطاب کرتے ہوئے اتحاد اہلسنت پر زور دیا اور اسے وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا۔ آپ نے بار بار ارشاد فرمایا کہ "اتحاد زندگی ہے اور انتشار موت"۔ آپ کے دو روزہ دورے کے افکارات کو جمع کیا جائے تو ایک طویل مضمون تیار ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں پر مرکز اہلسنت بریلی کی آواز اور خاندان اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ کی اتحاد اہلسنت کیلئے دل گداز اپیل کو نظر انداز کرنا کسی طور بھی اہلسنت کو زیبا نہیں دیتا۔ آپ نے اپنے افکارات میں یہ بھی فرمایا کہ "ہمارے زیادہ تر اختلافات کسی بڑی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی انانیت کی تسکین اور ذاتی مفادات کیلئے ہیں۔ ہم اپنے دل کی جھوٹی تسکین کیلئے کسی بھی بڑی سے بڑی شخصیت اور ادارے کو اپنی مخاصمت کا نشانہ بنالیتے ہیں۔ بغیر یہ سوچے سمجھے کہ اس شخصیت اور ادارے سے کتنے سنی وابستہ ہیں اور یہ کتنے سنیوں کی دل آزاری [illegible] ہے"۔

[illegible] آج عوام اہلسنت پریشان ہے، کس کا دامن تھامیں اور کس کا دامن چھوڑیں؟ عوام اور خواص سب ہی اختلافات وانتشار اور لامرکزیت کا شکار نظر آتے ہیں۔ پیار و محبت اور اتحاد و یکجہتی کا درس دینے والی اکثر خانقاہوں سے ایک دوسرے کے خلاف بغض، عداوت اور نفرت کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ حسد اور کینہ سے متعلق درس عبرت دینے والے اکثر علماء خود اس بیماری کا شکار ہو گئے ہیں، نام و نمود کی جنگ میں بڑے چھوٹوں پر شفقت و محبت کا ہاتھ رکھنے پر تیار نہیں اور چھوٹے بڑوں کی تعظیم و ادب بھول گئے ہیں۔

خالص علمی اختلاف ذاتی رنجش وعداوت کی صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ کوئی کسی کی اصلاح قبول کرنے کو تیار نہیں، کوئی کسی کو اپنا قائد اور رہنما ماننے کو تیار نہیں۔ جن عظیم المرتبت شخصیات سے اُمیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں، وہ خود اختلاف وانتشار کا شکار ہیں۔ ایسے میں عوام اہلسنت کہاں جائیں؟ کس کا دامن تھامیں؟ ہر جانب اندھیرا ہی اندھیرا ہے ہر کوئی اپنے وابستگان کے دل و دماغ میں نفرت وعداوت کا زہر گھول رہا ہے۔ اہلسنت کی یکجہتی اور مرکزیت پارہ پارہ ہو چکی ہے۔ کہتے ہیں کہ حادثات قوموں کو یکجا کر دیتے ہیں لیکن اہلسنت پر بدنصیبی کے ایسے بادل چھائے ہوئے ہیں کہ ہمیں حادثات مزید بکھیر دیتے ہیں۔ سانحہ نشتر پارک عوام اہلسنت کی اُمیدوں کا مرکز بنا کہ قائدین اہلسنت یکجا ہو کر طاقت کا مظاہرہ کریں گے۔ لیکن اہلسنت کی بدنصیبی کہ یہ آپس میں ہی لڑ کر مزید ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ غازی ممتاز قادری رحمۃ اللہ علیہ کی المناک شہادت نے قیادت کو ایک مرتبہ پھر یکجا ہونے کا موقع فراہم کیا لیکن یہاں پر بھی حکومت نواز اور حکومت مخالف گروہ ٹکرا گئے۔ لگتا ہے کہ اہلسنت کا درد کسی میں باقی نہیں رہا تو اب عوام اہلسنت کہاں جائیں؟ نہ ہمارے پاس سیاسی قیادت اور نہ ہی مسلکی غیرت۔ آخر ہم کیا کریں؟

ان حالات میں جب ہر طرف مایوسی ہی مایوسی ہے ضروری ہے کہ سنیت کا درد رکھنے والے علماء، آئمہ مساجد، مدارس کے مدرسین اور روحانی خانقاہوں کے خدا ترس سجادگان میدان عمل میں آئیں اور ایک ہی نقطہ پر یکجا ہو جائیں کہ ہمارا ہر کام مسلک اہلسنت کے تحفظ، پرچار اور صلاح کیلئے ہوگا۔ قوم وملت کے بہی خواہ اپنے اپنے انداز اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں سنیت کا کام کریں۔ (بقیہ اداریہ صفحہ نمبر 31 پر)

سلسلہ وار

عقیدۂ حق

سلسلہ نمبر 3

فروری 2017ء



ترکوں کا عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اعلیٰ

اتحاد اہلسنت وقت کی ضرورت......!!! مگر کیسے......؟؟

تحریک وہابیہ تاریخ کے آئینے میں......!

قارون کون

فاتحہ سوئم

انعام شکست

کے اقوال کو انگریزی ٹائپ میں دے دیا گیا ہے۔

(۲) آیت وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ اور لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ میں ذنب کا معنیٰ اور یہ کہ اس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت سے کیا مراد ہے؟ چونکہ ان آیات کا ظاہری معنیٰ عصمت انبیاء کے خلاف جاتا ہے۔ تفاسیر کی روشنی میں حضرت فقیہ ملت نے بڑی اچھوتی بحث کی ہے جس سے تمام اعتراضات اور شبہات یکلخت دور ہو جاتے ہیں، یہ طویل فتویٰ ص ۴۶ا سے ۵۴ا تک پھیلا ہوا ہے جو اپنے موضوع پر بڑا ہی پُر مغز اور اطمینان بخش ہے۔

(۳) افضلیت صدیق اکبر اور زمانۂ جاہلیت میں بھی کفر و شرک سے آپ کی براءت پر بھی ایک نہایت تحقیقی فتویٰ ہے، جو ص ۸۴ سے ۸۸ تک پھیلا ہوا ہے اور دلائل و براہین سے پر ہے۔

(۴) مسئلہ باغ فدک اہل سنت اور روافض کے درمیان ہمیشہ سے موضوع بحث اور معرکہ آرا رہا ہے، حضرت فقیہ ملت دامت برکاتہم نے اس موضوع پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے اور عقلی و نقلی دلائل کا انبار لگا دیا ہے جس سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت بالکل بے غبار ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ اور شکوک و شبہات کے سارے تار و پود بکھرتے نظر آتے ہیں۔ یہ طویل فتویٰ ص ۹۰ سے ۱۰۴ تک ۱۵ (پندرہ) صفحات پر مشتمل ہے۔

(۵) حدیث قرطاس بھی روافض و اہلسنت میں معرکہ آرا بحث کی حیثیت سے معروف ہے روافض یہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں کاغذ مانگا تاکہ حضرت علی کی خلافت کا پروانہ لکھ دیں لیکن حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھنے سے روک دیا، ــ اس فتوے میں حدیث قرطاس پر ایسی شاندار بحث فرمائی ہے اور روافض کو ایسے دندان شکن جواب دیئے ہیں کہ ان کے تمام اعتراضات دھواں ہو جاتے ہیں۔ یہ طویل فتویٰ بھی ص ۱۰۴ سے ۱۲۳ تک بیس صفحات پر مشتمل ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ دونوں فتاوے باغ فدک اور حدیث قرطاس کے نام سے علیحدہ کتابی شکل میں بھی شائع ہو گئے ہیں۔

(۶) عام طور سے تو یہی مشہور ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ ہیں لیکن یہ

فتاویٰ فیض الرسول

تصنیف

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی

سابق صدر شعبہ افتاء دارالعلوم اہلِ سنت فیض الرسول

شبیر برادرز

۴۰- بی، اردو بازار، لاہور